پہلا باب ''انجمن ترقی پسند مصنفین !مختصر تاریخی پس منظر'' کے عنوان سے قائم کیا گیا ہے جس میں انجمن ترقی پسند مصنفین کے قیام سے لے کر آزادی تک کے تمام اہم واقعات، کانفرنسیں، تنظیمی معاملات، منشور، رسائل و جرائد، ترقی پسند ادب کے فنی و فکری ارتقا اور دیگر علمی و ادبی امور کا مختصر مگر جامع جائزہ لیا گیا ہے۔ باب اول دراصل انجمن ترقی پسند مصنفین کے برصغیر میں کردار اور اس کی اہمیت کا مظہر ہے اور اس میں موجود حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ ترقی پسند ادیبوں نے کن عوامل کے پیشِ نظر انجمن کی تنظیم سازی کا بیڑہ اٹھایا اور اردو ادب میں نظریاتی تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کی۔ اس باب میں جہاں ترقی پسندوں کے مخالفین کے اعتراضات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے وہاں ان تمام سوالوں کا جواب بھی دیا گیا ہے جو ترقی پسند انجمن کے قیام کے حوالے سے اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ اس اعتبار سے بھی باب اول اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں اردو ادب کے ان تمام اکابرین کی آرا شامل ہیں جنہوں نے انجمن کے ابتدائی سفر میں اس کا ساتھ دیا اور اس کے کردار کو سراہتے ہوئے اپنی خدمات کو ترقی پسندوں کے سپرد کیا۔

دوسرے باب میں انجمن ترقی پسند مصنفین کے پنجاب میں قیام اور تقسیم ہند تک کے اس کے کردار کو مقالے کا موضوع بنایا گیا ہے۔ یہ باب چونکہ موضوعِ مقالہ کے لحاظ سے بنیادی اہمیت کا حامل ہے اس لیے اس میں انجمن کی تمام تنظیمی، ادبی و عملی سرگرمیوں کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ باب دوئم کی خاص بات ترقی پسندوں کے حوالے سے پیدا کی گئی ان غلط فہمیوں کا تحقیقی مطالعہ ہے جن کے باعث رجعت پسند مصنفین، ترقی پسندوں کو کلاسیکل ادب اور ادیبوں کا دشمن خیال کرتے ہیں۔ تاہم باب دوئم اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ اس میں انجمن کے پہلے منشور کی تیاری میں پنجاب کے ادیبوں کے کردار کو تحقیقی حوالوں سے واضح کیا گیا ہے۔

تیسرا باب، دوسرے باب کی اگلی کڑی ہے اس میں قیام پاکستان کے بعد کے پنجاب میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی ازسرِ نو تشکیل، کُل پاکستان کانفرنس، راولپنڈی سازش کیس، انجمن پر پابندی، انجمن کے نئے منشورات اور پھر ایک لمبے وقفے کے بعد انجمن کی دوبارہ تنظیم سازی سے متعلق تمام اہم معاملات زیرِ بحث لائے گئے ہیں۔ یہ باب پاکستان بالخصوص پنجاب میں ترقی پسند انجمن کے کردار کے حوالے سے تاریخی اور تحقیقی اہمیت کا حامل ہے اس میں جہاں ۴۹ء کے منشور کے چند انتہا پسندانہ پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے وہاں انجمن کے خلاف کی گئی ان تمام ادبی، سیاسی و سماجی سازشوں کو بے نقاب کیا گیا ہے جن کے باعث انجمن پر حکومت کی جانب سے پابندی لگائی گئی۔ اس باب کی قابلِ ذکر بات انجمن کی پنجاب میں ازسرِ نو تشکیل اور عصرِ حاضر میں اس کی اہمیت اور کردار کا مطالعہ ہے۔

چوتھے باب میں انجمن ترقی پسند مصنفین پنجاب کے مخالفین کی مخالفانہ کاروائیوں اور انجمن کے معترضین کے اعتراضات کے جوابات کے حوالے سے کافی اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس باب میں جہاں ترقی پسندوں سے الگ ہونے والے ادیبوں کے نقطہ نظر کو تاریخی اور تحقیقی حوالوں سے واضح کیا گیا ہے وہاں شواہد اور ثبوتوں کی روشنی میں ان کی ترقی پسندوں کے خلاف کی گئی سازشوں کی پردہ کشائی بھی کی گئی ہے۔ اس باب میں فنی و فکری بحثوں کے ساتھ ساتھ سیاسی و سماجی اعتبار سے بھی انجمن کے وسیع تر کردار اور مخالفین کے

پروپیگنڈے کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ تاہم اس باب کی قابلِ ذکر بات رجعت پرست نقادوں کی انجمن کے خلاف تحریری ہرزہ سرائی ہے جس کو بڑے مؤثر انداز سے مقالے کا حصہ بنایا گیا ہے اور اعتراضات کے جوابات دیے گئے ہیں۔

پانچواں باب انجمن ترقی پسند مصنفین پنجاب کے ادیبوں کی مختلف اصنافِ ادب کے حوالے سے سرانجام دی گئی خدمات کا اعتراف ہے۔ اس باب میں افسانوی ادب، تنقید، شاعری اور دیگر اصناف ادب میں انجمن کے نظریات کی روشنی میں ادیبوں کی تخلیقات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب کا سب سے اہم پہلو اُن ادیبوں اور شاعروں کی ترقی پسند فکر کا مطالعہ ہے جنھیں قدامت پرست قرار دے کر ترقی پسندوں سے الگ سمجھا گیا، تاہم اس باب میں ایسے ادیبوں کے ترقی پسند نظریات کو ان کی تخلیقات کی روشنی میں پرکھتے ہوئے ان تمام ترقی پسندانہ رجحانات کی نشاندہی کی گئی ہے، جو ترقی پسندی کی ذیل میں آتے ہیں۔

چھٹا باب جسے مجموعی جائزہ کا عنوان دیا گیا ہے، اس اعتبار سے اہم اور قابلِ ذکر ہے کہ اس میں انجمن ترقی پسند مصنفین کی انتہا پسندی اور انجمن کے منشوروں کی تبدیلی کو زمانی اعتبار سے زیرِ بحث لاتے ہوئے ان تمام حقائق کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس سے انجمن کو خلافِ توقع ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا اور انجمن ادبی شناخت سے الگ ہو کر سیاسی دیوانگی کا شکار ہوئی۔ اس باب کی اہم بات انجمن پنجاب کی زمانی اعتبار سے ادوار بندی ہے جس سے انجمن کے نہ صرف نظریات کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوئی ہے بلکہ ایسے تمام معاملات زیرِ بحث آئے ہیں جو انجمن کی شکست و ریخت کا باعث بنے۔

یوں زیرِ نظر مقالے میں تحقیق و تنقید کے تمام اہم پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے حقائق تک رسائی کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں انجمن کے تمام منشورات، رپورٹس اور متعلقہ کتابوں سے استفادے کے ساتھ ساتھ بعض ترقی پسند اکابرین سے مکالمات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔ تاہم ایک طالب علمانہ کاوش میں اور ایک مستند محقق کے تحقیقی مقالے میں کچھ تو فرق ہوتا ہے۔ یہاں ایک اہم بات جس کا ذکر ضروری ہے وہ پنجاب میں انجمن ترقی پسند مصنفین کے جلسوں کی کارروائیوں کا ریکارڈ ہے جس کے حصول میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا اور سب سے بڑی مشکل اس وقت پیش آئی جب لاہور انجمن کے سابق سیکرٹری اور موجودہ انجمن کے مرکزی جنرل سیکرٹری ترقی پسند مصنفین کے بزرگ راہنما جناب حمید اختر نے راقم کو دیے گئے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ انجمن کا تمام ریکارڈ جو آغاز سے ۱۹۵۴ء تک کا ہے مختلف اوقات میں CID والوں نے اپنی تحویل میں لے کر ضائع کر دیا۔ تاہم حمید اختر صاحب کی عنایتوں اور مہربانیوں سے ایک ایسی کتاب ضرور ملی جس سے قیام پاکستان کے بعد کی انجمن کی کارروائیوں سے متعلق بعض ضروری اور اہم معلومات حاصل ہوئیں۔ پنجاب کی خفیہ پولیس کے سابق سربراہ میاں انور علی کی انگریزی میں لکھی ہوئی ''دی کمیونسٹ پارٹی آف ویسٹ پاکستان'' ایسی اہم کتاب ہے جس سے نہ صرف کمیونسٹ پارٹی کی کاروائیوں سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ انجمن ترقی پسند مصنفین پنجاب کی سرگرمیوں کی بھی خاصی تفصیل اس میں موجود ہے۔ اس کتاب کی روشنی میں اخذ کردہ اہم معلومات کو ایک خلاصے کی صورت میں مقالے میں درج کیا گیا ہے تاکہ اقتباسات کی تکرار سے بچتے ہوئے اہم معلومات کو انگریزی سے اردو میں منتقل کیا جائے اور جن اوراق سے یہ تفاصیل درج کی گئی ہیں ان کے چند صفحات بطور ضمیمہ شامل کرتے ہوئے تحقیقی بددیانتی سے اجتناب کی دانستہ کوشش کی گئی ہے۔